كتاب عشرة النساء

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"دنیوی چیزوں میں سے بیوی اور خوشبو مجھے بہت پسند ہیں۔اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔"

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: حُبِّبَ إِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"(دنیوی چیزوں میں) مجھے بیوی اور خوشبو بہت پسند ہیں لیکن میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں مضمر ہے۔"

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ يَمِيلُ لِإِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ۔

نبی ﷺ نے فرمایا:"جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف زیادہ جھکاؤ رکھتا ہو تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہو گا۔"

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ قصداً اپنے تحفے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن بھیجا کرتے تھے۔اس سے ان کا مقصود رسول اللہ ﷺ کی خوشی اور رضامندی کا حصول تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فَقُمْتُ فَأَجَفْتُ الْبَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی طرف وحی نازل فرمائی۔میں بھی آپ کے ساتھ تھی۔ میں اٹھ گئی اور درمیان والا دروازہ بند کر دیا۔جب آپ سے وحی کی شدت دور ہوئی تو آپ نے فرمایا:"اے عائشہ! جبریل تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔"

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيَّةَ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ إِنَاءً فِيهِ طَعَامٌ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي أَنْ كَسَرْتُهُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ كَفَّارَتِهِ فَقَالَ إِنَاءٌ كَإِنَاءٍ وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کوئی عورت حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جیسا کھانا پکانے والی نہیں دیکھی۔ ایک دفعہ انہوں نے کھانا تیار کر کے ایک برتن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (میرے گھر) بھیج دیا۔ میں اپنے آپ پر ضبط نہ کر سکی۔ میں نے وہ برتن توڑ دیا پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (برتن توڑنے) کا کفارہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: "برتن جیسا برتن اور کھانے جیسا کھانا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: حُبِّبَ إِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(دنیوی چیزوں میں) مجھے بیوی اور خوشبو بہت پسند ہیں لیکن میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں مضمر ہے۔"

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُولِ فَسَقَطَتْ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ كُلُوا فَأَكَلُوا فَأَمْسَكَ حَتَّى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَتَرَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْهَا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ام المومنین کے پاس تھے تو دوسری ام المومنین نے ایک پیالے میں کوئی خوردنی چیز بھیجی۔ چنانچہ اس (پہلی ام المومنین) نے قاصد کے ہاتھ پر ضرب لگائی تو پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ٹکڑے اٹھائے، ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑا اور کھانا اکٹھا کر کے اس میں ڈالنے لگے اور فرما رہے تھے: "تمہاری ماں کو غیرت آ گئی، کھاؤ۔" سب نے مل کر کھایا، پھر توڑنے والی ام المومنین اپنا پیالہ لائیں۔ آپ نے صحیح پیالہ قاصد کو دے دیا اور ٹوٹا ہوا توڑنے والی کے گھر رہنے دیا۔

کتاب الطلاق

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ مُرْ عَبْدَ اللَّهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هَذِهِ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُفَارِقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ (ان کے والد محترم) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تو کہا: (میرے بیٹے) عبداللہ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہے۔ آپ نے فرمایا: "عبداللہ سے کہو کہ اس سے رجوع کرے، پھر اسے چھوڑے رکھے حتیٰ کہ وہ

اپنے حیض سے پاک ہو جائے' پھر اسے دوسرا حیض آئے' پھر جب وہ حیض سے پاک ہو تو اگر چاہے تو اسے جماع کرنے سے قبل طلاق دے دے اور اگر چاہے تو اسے اپنے نکاح میں رکھے۔ بلاشبہ یہ ہے وہ صحیح وقت جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کے لیے مقرر کیا ہے۔"

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمْ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: «{يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ...}» میں «{لِعِدَّتِهِنَّ...}» سے مراد «قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ» ہے' یعنی عدت کے آغاز میں (طلاق دو)۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ تَطْلِيقَةٌ وَهِيَ طَاهِرٌ فِي غَيْرِ جِمَاعٍ فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ بِحَيْضَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ طلاق سنت یہ ہے کہ طہر کی حالت میں جماع کیے بغیر ایک طلاق دی جائے' پھر جب وہ حیض کے بعد پاک ہو تو اسے دوسری طلاق دے دے' پھر جب اسے حیض آئے اور وہ حیض سے پاک ہو جائے تو اسے تیسری طلاق دے دے' پھر اس کے بعد وہ عورت ایک حیض عدت گزارے گی۔ (راوی حدیث) حضرت اعمش نے کہا: میں نے حضرت ابراہیم نخعی سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسے ہی کہا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طلاق سنت یہ ہے کہ عورت کو طہر کی حالت میں بغیر جماع کے (ایک) طلاق دے دے۔

مَحْمُودَ بْنَ لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقْتُلُهُ

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کے بارے میں بتایا گیا جس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی تھیں۔ آپ غصے کی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا "کیا میری موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیلا جاتا ہے؟" حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس عورت کو تین طلاقیں ہو چکی ہوں اسے دوران عدت میں خرچہ و رہائش نہیں ملیں گے۔“

أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تُرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت طاوس سے منقول ہے کہ حضرت ابوصہباء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابن عباس! کیا آپ نہیں جانتے کہ بیک وقت تین طلاقیں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں، نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں، ایک طلاق سمجھی جاتی تھیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُوَاقِعَهَا أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، پھر اس عورت نے کسی اور مرد سے شادی کر لی اور وہ اس کے ساتھ علیحدہ تو ہوا لیکن جماع کیے بغیر طلاق دے دی، کیا یہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، حتیٰ کہ وہ دوسرا (نکاح کرنے والا) شخص اس عورت کا مزا چکھے اور عورت اس مرد کا مزا چکھے (لذت جماع حاصل کریں)۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُوتَشِمَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جسم میں رنگ بھرنے والی، بھروانے والی، زائد بال ملانے والی اور جسے زائد بال لگائے جائیں، سود کھانے والے اور کھلانے والے، حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے، ان سب پر لعنت فرمائی ہے۔

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ الَّتِي اسْتَعَاذَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ

MUHAMMAD SAQIB

اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے امام زہری سے اس عورت کے متعلق پوچھا جس نے رسول اللہ ﷺ سے پناہ مانگی تھی تو انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کی کلابی بیوی جب آپ کے پاس آئی تو کہنے لگی: میں آپ سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو بہت بڑی ذات کی پناہ میں آئی ہے' لٰہذا اپنے گھر چلی جا۔''

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي جَعَلْتُ امْرَأَتِي عَلَيَّ حَرَامًا قَالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ بِحَرَامٍ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ عَلَيْكَ أَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میں نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تو نے جھوٹ کہا۔ وہ تجھ پر حرام نہیں' پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: « {يَاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ} » ''اے نبی! آپ اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کی ہے؟'' ہاں تجھ پر سخت ترین کفارہ ہو گا' یعنی ایک غلام آزاد کرنا۔

عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنَا قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عُرِضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا أَوْ لَمْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ

حضرت کثیر بن سائب بیان کرتے ہیں کہ مجھے بنو قریظہ کے نوجوان لڑکوں نے بیان کیا کہ ہمیں جنگ قریظہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو جس لڑکے کو احتلام ہوتا تھا یا اس کے زیر ناف بال اگے ہوئے تھے' اسے قتل کر دیا جاتا تھا اور جس کو احتلام نہیں ہوتا تھا یا جسے زیر ناف بال نہیں اگے ہوئے تھے' اسے چھوڑ دیا جاتا تھا۔

عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ غُلَامًا فَشَكُّوا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْبَتُّ فَاسْتُبْقِيتُ فَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ

حضرت عطیہ قرظی سے مروی ہے کہ جن دنوں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ سنایا' میں بچہ تھا۔ انہیں میرے بارے میں شک ہوا (کہ بالغ ہے یا نابالغ) لیکن جب مجھے دیکھا تو میرے شرم گاہ کے بال نہیں اگے تھے تو مجھے چھوڑ دیا گیا۔ دیکھ لو اب میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے موقع پر میرا جائزہ لیا۔ میں اس وقت چودہ سال کا تھا۔ آپ نے مجھے جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی' پھر غزوہ خندق کے موقع پر جائزہ لیا تو میں پندرہ سال کا ہو چکا تھا۔ آپ نے مجھے اجازت دے دی۔

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنْ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ وَعَنْ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ''تین اشخاص سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: سوتے شخص سے حتیٰ کہ وہ جاگ پڑے' نابالغ سے حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے اور مجنون و پاگل سے حتیٰ کہ اسے عقل و ہوش آ جائے۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي كُلَّ شَيْءٍ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ باتیں معاف فرما دی ہیں جو وہ اپنے دلوں میں کرتے ہیں' جب تک وہ زبان پر نہ لائیں یا ان پر عمل نہ کریں۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کو دلی وساوس اور وقتی خیالات معاف فرما دیے ہیں جب تک وہ ان کو زبان پر نہ لائیں یا ان پر عمل نہ کریں۔''

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيِّبُ الْمَرَقَةِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ وَأَوْمَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ أَيْ وَهَذِهِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الْآخَرُ هَكَذَا بِيَدِهِ أَنْ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی تھا جو شوربہ بہترین بناتا تھا۔ ایک دن وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جب کہ آپ کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ اس نے آپ کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ بھی آئے گی تو اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ دو تین دفعہ ایسے ہی ہوا۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اعمال کا اعتبار نیت کے ساتھ ہے۔ ہر آدمی کو اس کی نیت ملے گی۔ چنانچہ جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہو گی، اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت ہی کا ثواب ملے گا اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی عورت (سے شادی) کی خاطر ہو گی تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہو گی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔“

أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ انْظُرُوا كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ إِنَّهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”دیکھو! اللہ تعالیٰ قریش کے گالی گلوچ اور لعن طعن کو مجھ سے کیسے دور رکھتا ہے؟ وہ مذمم کو برا کہتے ہیں اور مذمم کو لعنت کرتے ہیں جب کہ میں تو محمد ہوں۔“ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا تھا لیکن یہ طلاق نہیں بنا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے طلاق لینے کا اختیار دیا تھا۔ ہم سب نے (طلاق کے بجائے) آپ کو پسند کیا۔ چنانچہ آپ نے اس عمل کو ہمارے خلاف طلاق شمار نہیں فرمایا۔

عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ لِعَائِشَةَ غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ قَالَتْ فَأَرَدْتُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْدَئِي بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ

حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک غلام اور ایک لونڈی تھے (جو آپس میں میاں بیوی تھے)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے انہیں آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے یہ بات رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا: ”غلام کو پہلے آزاد کرنا، لونڈی کو بعد میں۔“

أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَلْتَطَهَّرِي قَالَ ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ۔

MUHAMMAD SAQIB

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے (بے قاعدہ) خون کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ ایک بیماری ہے۔ غور کیا کر۔ جب تجھے حیض آئے تو نماز نہ پڑھ اور جب تیرا حیض گزر جائے تو پاک ہو اور اگلا حیض آنے تک نماز پڑھتی رہ۔"

عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتُهُ فَأَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى نَخْلٍ لَهَا فَلَقِيَتْ رَجُلًا فَنَهَاهَا فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي وَتَفْعَلِي مَعْرُوفًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہوگئی۔ انہوں نے اپنے نخلستان میں جانا چاہا۔ ایک آدمی انہیں ملا تو اس نے انہیں روک دیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا: "تو جا کر اپنی کھجوروں کا پھل توڑ سکتی ہے؟ ہو سکتا ہے تو اس سے صدقہ کرے یا کوئی اور نیک کام کرے۔"

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فِي الْقُسْطِ وَالْأَظْفَارِ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس عورت کو جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو' طہر کے وقت قسط اور اظفار خوشبو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو عورت اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے' اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ (دوران سوگ) وہ (بیوہ عورت) سرمہ نہ لگائے' مہندی نہ لگائے اور بنائی کے بعد رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔"

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَلَا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْتَشِطُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا عِنْدَ طُهْرِهَا حِينَ تَطْهُرُ نُبَذًا مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ نہ کرے' البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن کرے۔ وہ کوئی شوخ رنگ دار کپڑا نہ پہنے۔ نہ دھاری دار کپڑا پہنے۔ نہ سرمہ ڈالے۔ نہ کنگھی کرے۔ نہ خوشبو لگائے مگر جب وہ حیض سے پاک ہو تو کچھ قسط یا اظفار خوشبو لگا سکتی ہے۔"

أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تَحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس منبر پر فرماتے سنا: "جو عورت اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتی ہے' اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ وہ خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔"

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَرَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ وَقَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ هَذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بڑے خوش خوش میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: "عائشہ! تجھے علم نہیں کہ ابھی مجزز مدلجی میرے پاس آیا تھا جب کہ اسامہ بن زید میرے قریب (لیٹا ہوا) تھا۔ اس نے اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا۔ دونوں کے اوپر چادر تھی اور انہوں نے اپنے چہرے ڈھانپ رکھے تھے' البتہ ان کے پاؤں ننگے تھے' چنانچہ (یہ دیکھ کر) وہ کہنے لگا: یہ پاؤں تو ایک دوسرے (باپ بیٹے) کے (معلوم ہوتے) ہیں۔"

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا هُوَ وَكَانَ يَظُنُّ بِآخَرَ يَقَعُ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ شِبْهِ الَّذِي كَانَ يَظُنُّ بِهِ فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَيْسَ لَكِ بِأَخٍ۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ جماع کیا کرتا تھا۔ لیکن وہ ایک اور شخص کے بارے میں سمجھتا تھا کہ وہ بھی اس سے زنا کرتا ہے۔ بعد میں اس لونڈی نے اس شخص کے مشابہ بچہ جنا جس کے بارے میں اس کا یہ خیال تھا۔ خیر! زمعہ فوت ہوا تو وہ حاملہ تھی۔ حضرت سودہ نے اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بچہ تو گھر والے کی طرف ہی منسوب ہو گا لیکن تو اس سے پردہ کیا کر کیونکہ حقیقتاً وہ تیرا بھائی نہیں۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بچہ فراش والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْأُمِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک خاوند بیوی میں لعان کروایا' پھر انہیں جدا کر دیا اور بچہ ماں کو دے دیا۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقْ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ

حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصعب نے لعان کرنے والوں میں تفریق نہ کی۔ میں نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تو بنو عجلان کے لعان کرنے والے خاوند بیوی میں تفریق کر دی تھی۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَتَلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِيهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جب لعان کرنے والوں کو لعان کا حکم دیا تو ایک آدمی سے فرمایا کہ پانچویں قسم کے وقت اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دینا اور فرمایا: ''یہ (عذاب کو) واجب کر دے گی۔''

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَأَتِهِ وَكَانَتْ حُبْلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (عویمر) عجلانی اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کروایا جب کہ وہ (بیوی) حاملہ تھی۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ غَرِّبْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَتَّبِعَهَا نَفْسِي قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میری بیوی کسی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو اسے طلاق دے دے۔'' وہ کہنے لگا: مجھے خطرہ ہے کہ میرا دل اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ آپ نے فرمایا: ''پھر اس سے فائدہ اٹھاتا رہ۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اپنے آپ کو خاوندوں سے چھڑانے والی طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافق ہیں۔''

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ لَقَدْ جَاءَتْ خَوْلَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفَى عَلَيَّ كَلَامُهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا الْآيَةَ(المجادلة:1)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تعریف اس اللہ کی ہے جس کی ساعت نے تمام آوازوں کو گھیر رکھا ہے۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے خاوند کی شکایت کرنے آئیں (اور وہ اس قدر آہستہ بول رہی تھیں کہ) ان کی سب باتیں میں بھی نہیں سن رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے وحی اتار دی : «{قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ...}» ”اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو تم سے اپنے خاوند کے بارے میں بحث کر رہی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کر رہی تھی' اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی باتیں سن رہا تھا...۔“

كتاب الهبه

سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ اعْدِلُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ

میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خطبے کے دوران میں فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بیٹوں کے درمیان انصاف کرو۔ اپنے بیٹوں کے درمیان عدل کرو۔“

النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ ذَهَبَ بِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ عَلَى شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَّ بِيَدِهِ بِكَفِّهِ أَجْمَعَ كَذَا أَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: میرے والد محترم مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے۔ وہ آپ کو اس عطیے پر گواہ بنانا چاہتے تھے جو انہوں نے مجھے دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اس کے علاوہ تیری اور اولاد بھی ہے؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوری ہتھیلی کھول کر ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”تو نے ان میں برابری کیوں نہ کی؟“

أَنَّ بَشِيرًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نِحْلَةً قَالَ أَعْطَيْتَ لِإِخْوَتِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے نعمان کو ایک تحفہ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس کے بھائیوں کو بھی دیا ہے؟“ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر اسے بھی واپس کر۔“

عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ أَشْهِدْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا نَحَلْتَ ابْنِي فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْهَدَ لَهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے مجھے ایک (غلام کا) عطیہ دیا۔ میری والدہ ان سے کہنے لگیں: میرے بیٹے کے عطیے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنالیں۔ میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور پوری بات آپ سے ذکر کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر گواہ بننا پسند نہیں فرمایا۔

كتاب ادب القضاة

عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: السِّوَاكُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَالِاسْتِنْشَاقُ، وَأَنَا شَكَكْتُ فِي الْمَضْمَضَةِ۔

دس باتیں فطرت (انبیاء کی سنتیں) ہیں: مسواک کرنا، مونچھ کترنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے پوروں اور جوڑوں کو دھونا، ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مجھے شک ہے کہ کلی کرنا بھی کہا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَعْفُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کترو“۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے مونچھیں نہیں کاٹیں وہ ہم میں سے نہیں ہے“۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا حَلَقَ بَعْضَ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضًا فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ: احْلِقُوهُ كُلَّهُ، أَوِ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا، اس کے سر کا کچھ حصہ منڈا ہوا تھا اور کچھ نہیں، آپ نے ایسا کرنے سے روکا اور فرمایا: ”یا تو پورا سر مونڈو، یا پھر پورے سر پر بال رکھو“۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَهَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، عَنِ الْقَزَعِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اللہ تعالیٰ نے «قزع» (سر کے کچھ بال منڈانے اور کچھ رکھ چھوڑنے) سے منع کیا ہے“۔

كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجِلًا، لَيْسَ بِالْجَعْدِ، وَلَا بِالسَّبْطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ۔

MUHAMMAD SAQIB

نبی اکرم ﷺ کے بال درمیانے قسم کے تھے، نہ بہت گھنگرالے تھے، نہ بہت سیدھے، کانوں اور مونڈھوں کے بیچ تک ہوتے تھے۔

لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ ۔

میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح چار سال رہا تھا، اس نے کہا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا ۔

رسول اللہ ﷺ نے (بالوں میں) کنگھی کرنے سے منع فرمایا، مگر ایک دن چھوڑ کر۔

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُمَّتُهُ تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ ۔

میں نے کسی کو لال جوڑے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا، آپ کے بال آپ کے مونڈھوں تک تھے۔

لَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَإِنَّ زَيْدًا لَصَاحِبُ ذُؤَابَتَيْنِ، يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ

. تم لوگ مجھے کس کی قرأت کے مطابق پڑھنے کے لیے کہتے ہو؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر سے زائد سورتیں پڑھیں، اس وقت زید (زید بن ثابت) کی دو چوٹیاں تھیں، وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي جُمَّةٌ، قَالَ: ذُبَابٌ ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِينِي، فَانْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ، وَهَذَا أَحْسَنُ.

میں نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا، میرے سر پر لمبے بال تھے، آپ نے فرمایا: ”نحوست ہے“، میں سمجھا کہ آپ کی مراد میں ہی ہوں۔ میں گیا اور اپنے بال کتروا دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری مراد تم نہیں تھے، ویسے یہ زیادہ اچھا ہے“۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھاڑنے سے منع فرمایا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْيَهُودَ، وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوا عَلَيْهِمْ فَاصْبُغُوا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے، لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو اور خضاب لگاؤ“۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”یہودی اور عیسائی بال نہیں رنگتے۔ تم ان کی مخالفت کرو۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ آخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو سیاہ رنگ سے اپنے بال رنگیں گے جیسے کبوتروں کے سینے ہوتے ہیں۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمَطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”بہترین وہ چیز جس کے ساتھ تم سفید بالوں کو رنگو، مہندی اور وسمہ ہے۔“

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے بالوں کو رنگا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔ صرف آپ کی کنپٹیوں میں کچھ ہی بال سفید تھے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ إِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيرًا وَفِي الصُّدْغَيْنِ يَسِيرًا وَفِي الرَّأْسِ يَسِيرًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بالوں کو نہیں رنگتے تھے۔ آپ کے سفید بال تھوڑے سے داڑھی بچہ میں تھے، کچھ کنپٹیوں میں تھے اور معمولی سے سر مبارک میں تھے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

رسول اللہ ﷺ نے جعلی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ

رسول اللہ ﷺ نے رنگ بھرنے والی، بھروانے والی، بال اکھیڑنے والی اور دانتوں کو رگڑ رگڑ کر باریک کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو حسن کی خاطر (اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت میں) بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ

رسول اللہ ﷺ نے رنگ بھرنے والی، بھروانے والی، بال ملانے والی، بال ملوانے والی، بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی عورتوں کو ان کاموں سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ آكِلُ الرِّبَا وَمُوكِلُهُ وَكَاتِبُهُ إِذَا عَلِمُوا ذَلِكَ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمَوْشُومَةُ لِلْحُسْنِ وَلَاوِي الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سود لینے والا، دینے والا، سود لکھنے والا بشرطیکہ وہ جانتے بوجھتے ہوں اور حسن کی خاطر رنگ بھرنے والی، بھروانے والی، زکاۃ سے انکار کرنے والا اور مہاجر بن جانے کے بعد دوبارہ بادیہ کو لوٹ جانے والا، یہ سب اشخاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی قیامت کے دن ملعون ہوں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو رنگ بھرنے کا کاروبار کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں! کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کی بابت) کچھ سنا ہے؟ میں نے کھڑے ہو کر کہا: اے امیر المؤمنین! میں نے سنا ہے۔ انہوں نے فرمای۔۔۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ بال اکھیڑنے والی، بہ تکلف دانتوں کو کشادہ کرنے والی اور رنگ بھروانے والی عورتوں پر لعنت کرتے تھے جو اللہ عزوجل کی پیدا کردہ صورت میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔

عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ

حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو باریک کرنے اور رنگ بھرنے سے منع فرمایا ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمْ الْإِثْمِدَ إِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے لیے بہترین سرمہ اثمد ہے۔ یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور (پلکوں کے) بال بڑھاتا ہے۔

عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ وَإِذَا لَمْ يُدَّهَنْ رُئِيَ مِنْهُ

حضرت سماک سے روایت ہے کہ میرے سامنے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے سفید بالوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ انہوں نے فرمایا: جب آپ سر کو تیل لگا لیتے تھے تو سفید بال نظر نہیں آتے تھے اور جب تیل نہیں لگاتے تھے تو نظر آتے تھے۔

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے زعفران سے رنگا کرتے تھے۔ ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بھی (اپنے کپڑوں کو) اس سے رنگتے تھے۔

سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ نَعَمْ بِذِكَارَةِ الطِّيبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ

میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، مردوں والی خوشبوئیں لگایا کرتے تھے، کستوری اور عنبر۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ظاہر ہو اور رنگ مخفی ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو مخفی ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ رَدْعٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو اس پر مخلوق کا نشان تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: جاؤ، اسے اچھی طرح دھو کر آؤ۔ وہ پھر آیا تو آپ نے فرمایا: پھر جاؤ، اچھی طرح دھو کر آؤ۔ وہ پھر آیا تو آپ نے فرمایا: پھر جاؤ، اسے اچھی طرح دھو ڈالو اور دوبارہ نہ لگانا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بھی عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں (اور اس کی طرف متوجہ ہوں) تو وہ بدکارہ (زانیہ) ہے۔"

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کسی عورت کا ارادہ عشاء کی نماز مسجد میں پڑھنے کا ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔"

MUHAMMAD SAQIB

عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب خوشبو سلگاتے تو "اگر" کی لکڑی سلگاتے اور اس میں کوئی دوسری خوشبو نہ ڈالتے۔ البتہ کبھی "اگر" کے ساتھ کافور ڈال لیتے، پھر فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح خوشبو سلگایا کرتے تھے۔

☆☆☆☆

Muhammad Saqib
0341-8805901

MUHAMMAD SAQIB